بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۱۲

ربوہ

روزنامہ

الفضل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ ۔ ۳ شہادت ۱۳۴۲ ہش ۔ ۸ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ ۔ ۳ اپریل ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۷۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صرف مال انسان کیلئے راحت و آرام اور اطمینان کا موجب نہیں ہو سکتا

سچی بات یہی ہے کہ جو خدا سے تعلق رکھتا ہے وہی ہر پہلو سے بہشتی زندگی رکھتا ہے

"یہ بات بھی غلط ہے کہ مال سے راحت ہو۔ نرے مال سے راحت نہیں ہے۔ اگر مال ہے صحت اچھی نہیں مثلاً معدہ خراب ہے تو وہ کیا بہشتی زندگی ہوگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مال بھی راحت کا باعث نہیں۔ سچی بات یہی ہے کہ جو خدا سے تعلق رکھتا ہے وہی ہر پہلو سے بہشتی زندگی رکھتا ہے۔ کیونکہ اللہ قادر ہے کہ وہ بلائیں اور آفتیں نہ آئیں اور مالی اضطرار بھی نہ ہو۔ یا آئیں تو دل میں ایسی قوت اور ہمت بخش دے کہ وہ ان کا پورا مقابلہ کر سکے۔

جس قدر پہلو انسان کی عافیت کے لئے ضروری ہیں وہ کسی بادشاہ کے بھی ہاتھ میں نہیں ہیں بلکہ وہ سب ایک ہی کے ہاتھ میں ہیں جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے جسے چاہے دیدے۔ بعض لوگ اس قسم کے دیکھے گئے ہیں کہ روپیہ پیسہ سب کچھ موجود ہیں مگر مسلول مدقوق ہو جاتے ہیں اور زندگی انہیں تلخ محسوس ہوتی ہے۔ پس ان کروڑوں آفات کا جو انسان کو لگی ہوئی ہیں۔ کون بندوبست کر سکتا ہے۔ اور اگر رنج بھی ہو تو صبر جمیل کون دے سکتا ہے؟ اللہ ہی ہے جو عطا کرے۔

صبر بھی بڑی چیز ہے جو بڑی بڑی آفتوں اور مصیبتوں کے وقت بھی غم کو پاس نہیں آنے دیتا۔ بعض امیر ایسے ہوتے ہیں کہ عافیت اور راحت کے زمانہ میں بڑے مغرور اور متکبر ہوتے ہیں اور ذرا رنج آگیا تو بچوں کی طرح چلا اٹھے۔ اب ہم کس کا نام لے سکتے ہیں کہ اس پر حوادث نہ آئیں اور متعلقین کو رنج نہ پہونچے؟ کسی کا نام نہیں لے سکتے۔ یہ بہشتی زندگی کس کی ہو سکتی ہے صرف اس شخص کی جس پر خدا تعالیٰ کا فضل ہو۔"

(الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

مبلغین اسلام بخیریت مشرقی افریقہ پہنچ گئے

نیروبی ۔۔۔ مبلغ مشرقی افریقہ مکرم مولوی نورالحق صاحب انور بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی، مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح، اور مکرم ابوطالب صاحب مورخہ ۳۰ مارچ کو بخیریت ممباسہ پہنچ گئے ہیں۔ جناب ابوطالب تانگانیکا روانہ ہو گئے ہیں۔ اور مقبول احمد صاحب ذبیح عنقریب یوگنڈا روانہ ہو رہے ہیں۔ قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی ممباسہ سے نیروبی تشریف لے آئے ہیں۔ جہاں احباب جماعت نے آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مبلغین کرام کو بڑھ چڑھ کر خدمت اسلام اور خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

امراء ضلع فوری طور پر متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں تجویز پاس ہوئی تھی کہ "ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔ اسی طرح امسال بھی مجلس مشاورت کے موقعہ پر نمائندگان کو اس طرف توجہ دلائی گئی تھی

اب جبکہ میٹرک کا امتحان ختم ہو رہا ہے۔ امراء ضلع کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ میٹرک پاس طلباء کو زندگی وقف کروا کر جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائیں۔ اگر گریجوایٹ طلباء بھی زندگی وقف کریں تو سلسلہ کے لئے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔

یہ بھی کوشش کریں کہ ایسے خوشحال دوست اپنے بچوں کو پیش کریں جو اپنے خرچ پر جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلا سکیں۔ بچے نیک اور ہونہار ہوں۔ تا کہ وہ خوب محنت کر سکیں اور پھر خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ اچھے مبلغ بن سکیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ، ضلع جھنگ)

ہمدردی اور تعزیت پر شکریہ کا اظہار

۔۔۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ ۔۔۔

میری والدہ محترمہ کی وفات پر جن بھائیوں نے اظہار ہمدردی اور تعزیت کے خطوط لکھے ہیں میں ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہوں اس لئے انفرادی طور پر جواب نہیں دے سکتی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ سب پر اپنا فضل اور رحم فرمائے اور حامی و ناصر ہو آمین

(ام وسیم احمد)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے نہایت عظیم الشان کام ہمارے سپرد کیا ہے

اس کام کی وسعت اور اہمیت مقتضی ہے کہ ہم اپنی پوری طاقت اور توجہ اس پر صرف کریں

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دُور
اے مرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
انسان جب کوئی کام شروع کرتا ہے تو

پہلے اندازہ کر لیتا ہے

کہ کتنا بڑا کام ہے۔ اس کے مطابق پھر وہ اپنی طاقت خرچ کرتا ہے۔ اگر کام بڑا ہو تو زیادہ محنت اور کوشش کرتا ہے۔ اور اگر چھوٹا ہو تو اس کے لئے مناسب زور لگاتا ہے۔ یہ بات ایسی ضروری سمجھی گئی ہے اور اس کی خلاف ورزی میں اتنے نقصان سمجھے گئے ہیں کہ خدا نے ایک ایسی قوت پیدا کی ہے جو بتاتی ہے کہ کسی کام کے لئے کتنی قوت ضروری ہے۔ جیسے کان ہیں جو سن کے بتاتے ہیں کہ کیسی آواز ہے۔ کس قسم کی آواز ہے۔ اور کس کی آواز ہے۔

دیکھو عالم کون ہے وہ جو تاریخ جانتا ہے۔ زبان۔ جغرافیہ۔ حساب۔ ڈاکٹری قانون جانتا ہو۔ مگر یہ علوم کہاں سے آئے۔ دوسروں نے ذرہ ذرہ ملایا۔ کسی نے کوئی چیز معلوم کی۔ کسی نے کوئی۔ وہ سب جمع ہو گئیں۔ اور ہم کانوں کے ذریعہ سن کر ان علوم سے واقف ہو جاتے ہیں پھر ہم کانوں کے ذریعہ ہی بولنا سیکھتے ہیں۔ جو پیدائشی بہرے ہوں۔ وہ بول بھی نہیں سکتے کیونکہ بولنا انسان کو سن کر ہی آتا ہے پس اگر کان نہ ہوتے تو زندگی دوبھر ہو جاتی۔

اور

اگر آنکھیں نہ ہوتیں

تو علوم رائیگاں جاتے اور انسان ہر وقت خطروں میں پڑا رہتا۔ وہ کنوئیں۔ گڑھے۔ ٹیلے میں تمیز نہ کر سکنے کے باعث ٹھوکریں کھاتا پھرتا۔ کان کے ذریعہ سنتا ہے۔ مگر کان جو کچھ سنتے ہیں وہ سب محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے قدرت نے آنکھ دی ہے۔ جو کتاب سے دیکھ کر پڑھ لیتی ہے۔ اور اس طرح علوم محفوظ ہو جاتے ہیں۔ آج جو کتابیں لکھی جاتی ہیں وہ ہزار سال کے بعد بھی پڑھی جائیں گی۔ اور اس وقت کے لوگ بھی ان سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ لیکن اگر صرف زبانی باتیں ہوں تو انسان خود بھی ان سب کو یاد نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر آنکھیں نہ ہوتیں تو بھی علوم ضائع ہو جاتے۔ اور پھر رنگوں کے تغیرات سے جو انسان علوم حاصل کرتا ہے۔ وہ بھی نہ کر سکتا مثلاً پھلوں کے متعلق دیکھتا ہے کہ وہ سبز ہیں اور ابھی پکے نہیں اور پھر رنگت میں ایک خاص تغیر آتا ہے۔ وہ زردی مائل ہو جاتے ہیں۔ یہ تغیر بتاتا ہے کہ پھل پک گیا۔ اگر آنکھ نہ ہوتی تو یہ نہ معلوم کر سکتا۔ اور رنگوں سے جو کام چلتے ہیں وہ بھی بند ہو جاتے۔ علاوہ ازیں وہ عزیزوں رشتہ داروں کو دیکھتا ہے۔ اور ان سے جو مسرت حاصل کرتا ہے وہ بھی نہ کر سکتا۔ چاند ستاروں کو دیکھتا ہے۔ نگاہ بتاتی ہے کہ فلاں ستارہ کہاں ہے اور فلاں ستارہ کہاں۔ اور اس سے وہ اپنے سفر میں کام لیتا ہے۔ لیکن نگاہ نہ ہو تو بھٹکتا پھرتا۔ پھر ستاروں کو ہی دیکھ کر جو جنتریاں بنتی اور کاروبار میں آسانی بہم پہنچاتی ہیں۔ وہ بھی نہ ہوتیں۔

پھر

زبان چکھنے کے لئے ہے

وہ نہ ہوتی تو میٹھے اور پھیکے کڑوے اور کھٹے کا فرق نہ ہوتا۔ اور ناک سے خوشبو اور بدبو معلوم کرتا ہے۔ تمام خوشبودار چیزیں مفید ہوتی ہیں اور بدبودار مضر۔ اس لئے ناک کے ذریعہ نقصان رساں چیزوں سے بچتا ہے۔ اور مفید سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ پھر جسم میں سردی گرمی کا احساس رکھا گیا ہے اگر یہ احساس نہ ہوتا تو برف میں بیٹھا رہتا۔ اور اسے احساس نہ ہوتا۔ نمونیا ہو کر ہلاک ہو جاتا یا گرمی میں پسینہ نکلتا ہے۔ اس کے لئے پنکھا جھلتا ہے۔ اگر گرمی کا احساس نہ ہوتا تو گرمی میں کام کرتا اور پسینہ نکل نکل کر اس کا خون اس قدر کم ہو جاتا کہ وہ ہلاک ہو جاتا۔ پھر نرم اور سخت کا احساس بھی انسان کے لئے مفید ہے۔ اگر سخت چیز کو محسوس نہ کر سکتا تو زخمی ہو جاتا اور اس کو پتہ بھی نہ لگتا۔ (اس موقع پر بارش کے برسنے پر سمٹ کر بیٹھنے کا ارشاد فرمایا تاکہ جو لوگ صحن میں ہیں وہ بھی اندر آ سکیں۔

غرض جس طرح سننے دیکھنے چکھنے سونگھنے اور چھونے کی قوت ہے اسی طرح

ایک قوت انسان میں ایسی بھی ہے

جو بتاتی ہے کہ فلاں کام کے لئے کتنی قوت کی ضرورت ہے۔ پہلے یہ قوت معلوم نہ تھی۔ مگر اب نئے ذرائع اور آلات سے معلوم ہوئی ہے پہلے لوگ پانچ حواس قرار دیتے تھے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ نو حواس ہیں۔ ان میں سے ایک حس یہ ہے جس کے متعلق میں نے بتایا ہے کہ وہ بتاتی ہے کہ فلاں کام کے لئے کتنی قوت کی ضرورت ہے۔ اس طاقت کے رکھنے میں اللہ تعالیٰ نے انسان پر بڑا احسان فرمایا ہے کیونکہ اس سے انسان اپنی طاقتوں کو تباہ کرنے سے بچ جاتا ہے۔ اور اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کہاں مجھ کو کتنی طاقت لگانی چاہیئے اور کہاں کتنی۔ اس طرح اس کی زائد طاقت ضائع نہیں ہوتی۔ مثلاً ایک قلم انسان اٹھانا چاہتا ہے وہ قوت اس کو بتا دیتی ہے کہ اس کے لئے کتنی طاقت کی ضرورت ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو انسان پیسہ کے اٹھانے کے لئے بھی اتنی ہی طاقت لگاتا جتنی من بھر بوجھ کے اٹھانے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اس طرح اب جو انسان ساٹھ ستر سال زندہ رہتا ہے۔ اس کی بجائے پندرہ بیس سال میں مر جاتا۔

خدا نے اس حس کو پیدا کر کے

انسان کی طاقت کو محفوظ کر دیا

ورنہ انسان ہلاک ہو جاتا۔ مگر جہاں یہ خطرہ تھا کہ تھوڑے کام کے لئے زیادہ طاقت خرچ کر کے انسان اپنی قوت کو تباہ نہ کر لے۔ وہاں یہ بھی خطرہ ہے کہ انسان بڑے کام کے لئے تھوڑی طاقت صرف کر کے اپنے کام ہی کو تباہ کر لیتا ہے۔ مثلاً اگر نہر کو بند کرنے کی ضرورت ہو۔ اور کوئی شخص اس میں ایک بورا مٹی کا ڈالے تو نہر کا پانی بجائے رکنے کے اس کو بہا لے جائے گا۔ لیکن اگر ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ ہو جس سے ہم نہر میں یکدم اتنی مٹی ڈال سکیں جس سے تھوڑی دیر کے لئے اس میں روک پیدا ہو سکے تو پھر اس وقفہ کے دوران میں زیادہ مٹی ڈال سکتے ہیں یا مثلاً پرنالے بہتے ہیں۔ اگر ان کو بند کرنے کے لئے تولہ بھر مٹی ڈالی جائے تو اس سے پانی نہیں رکے گا۔ خواہ سارا دن تولہ تولہ مٹی ڈالی جائے لیکن اگر یکدفعہ کافی مٹی ڈال دی جائے گی تو پانی رک جائے گا۔

میں نے اپنی جماعت کو بارہا توجہ دلائی ہے کہ

ہمارا کام عظیم الشان حیثیت رکھتا ہے

اور دنیا کے تمام کاموں سے بڑا ہے۔ چونکہ ہم دنیا میں حقیر سمجھے جاتے ہیں اس لئے ہمارا کام دنیا کی نظر میں معمولی ہے اور دنیا کے معمولی کام اہم۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ کام ہمارا ہی سب سے بڑا ہے۔ اگر انگریزوں کا ایک وزیر ایک دن کی بھی چھٹی لے یا کسی کام پر باہر جائے تو اس کے متعلق تمام اخبارات میں تاریں چھپ جاتی ہیں۔ اس قدر بڑی اس کی شخصیت سمجھی جاتی

ہے۔ بلکہ دیکھنا چاہیئے کہ انگریزوں کے ایک وزیر کا نہیں سب کا کیا کام ہے۔ یہی کہ برطانیہ میں اور چند اور ممالک میں جو ان کے ماتحت ہیں امن قائم رکھنا ان کا فرض ہے۔ اگر وہ اپنے اس فرض کو پورے طور پر ادا کریں۔ اور اس میں کامیاب ہو جائیں تو بھی کیا ہے لوگوں کو ۳۰، ۴۰ یا ۶۰۔ ۷۰ سال کی زندگی میں امن مل جائے گا۔ وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوں تو ۶۰۔ ۷۰ سال تک امن ہوگا۔ مگر مرنے کے بعد لوگوں کو جو عذاب ملے گا، اس سے ان کو بچانے والا کون ہوگا۔ یہ وزیر اور بادشاہ تو خود پکڑے ہوئے ہوں گے۔ اور ان سے پوچھا جائے گا کہ ہم نے تم کو عقل دی طاقت دی پھر تم نے ہماری بجائے ایک انسان کو کیوں خدا بنایا۔ اس وقت تو وہ اپنے کئے کے جوابدہ ہوں گے دوسروں کو کیا بچائیں گے اسی طرح دوسری حکومتیں ہیں مثلاً فرانس۔ امریکہ، جاپان۔ اچھا کام کر رہی ہیں۔ لیکن ان کا کام اسی سے متعلق ہے۔ اور اسی دنیا کی زندگی تک محدود ہے۔

ہمارا کام یعنی تبلیغ اسلام بہت وسیع ہے۔ انگلستان کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ امریکہ کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے، فرانس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ جرمنی کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے، روس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ چین کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ غرض

ساری دنیا کا کام ہمارے ذمہ

ہے۔ پھر ان کا کام صرف اس دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر ہمارا کام ہمیشہ کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ اس زندگی کو پُر امن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ہم نہ صرف اس زندگی کو پُر امن بنانا چاہتے ہیں۔ بلکہ آئندہ زندگی کو پُر امن بنانا بھی ہمارا کام ہے۔ ان کا کام یہیں ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن ہمارا کام یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ ابدالآباد تک چلتا ہے۔ ان کے کام کی حیثیت ایسی ہے۔ جیسے کمانے والے شخص کے مقابلہ میں بچے کے کام کی ہو۔ اور ہمارے کام کی حیثیت بچے کے مقابلہ میں کمانے والے شخص کے کام کی ہے۔ بچہ کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کی باتوں اور حرکات پر ماں باپ ایک آن کی آن خوش ہو کر ہنس لیں۔ لیکن بڑے شخص کے کام پر کنبہ کی زندگی کا مدار ہوتا ہے۔ پس ان کے کام یہیں ختم ہو جاتے ہیں۔ مگر ہمارے کام آگے چلتے ہیں۔ اب اگر اس میں سستی ہو جائے تو سمجھ لو کہ ہم کس قدر سرزنش کے قابل ہوں گے اس کام کے لئے جو اتنا اہم ہے۔ ہمیں

بہت بڑی طاقت کی ضرورت

ہے۔ اور اگر اس کے لئے پوری طاقت صرف نہ کی جائے۔ تو ممکن ہے کہ پہلی محنت بھی ضائع ہو جائے۔ اگر محنت کی رفتار یہ ہوگی، جو ایک بہتے ہوئے پرنالہ کے سامنے ایک تولہ مٹی کی ہوتی ہے۔ تو خواہ کئی آدمی کام پر لگ جائیں۔ وہ پرنالے کو بند نہ کر سکیں گے۔ اور ان کی محنت اکارت جائے گی۔ پس

ہماری جماعت کا فرض ہے

کہ اس کا ہر ایک فرد پوری طاقت اور توجہ سے اس کام میں لگ جائے۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت میں کم لوگ ہیں جنہوں نے اپنے کام کی اہمیت کو سمجھا ہے۔ اور پھر اور بھی کم ہیں جنہوں نے سمجھ کر اس کے مناسب طاقت خرچ کی ہے۔ ہمارا کام تو اس قسم کا ہے کہ ہماری جماعت کے ہر چھوٹے بڑے عالم غیر عالم۔ امیر غریب۔ بچے۔ بوڑھے۔ مرد عورتیں اس میں لگ جائیں۔ دیکھو جس وقت مکان خطرے میں ہو۔ تو یہی نہیں کہ بڑے ہی کام میں لگتے ہیں۔ بلکہ بچے بوڑھے۔ عورتیں سب کے سب کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

جب گھر میں آگ لگی ہوئی ہو تو نہ بچہ کے لئے آرام ہوتا ہے۔ نہ عورت اور بوڑھے کے لئے بلکہ اس وقت گھر کا ہر ایک فرد کام میں تندہی سے مصروف ہو جاتا ہے، اس صورت میں کامیابی کی امید ہوتی ہے اس وقت دنیا میں آگ لگی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس آگ کو بجھائیں۔ اگرچہ ہماری جماعت تھوڑی ہے، اور اگر وہ ساری بھی لگ جائے تو کام کے مقابلہ میں اس کی کوشش تھوڑی ہی ہوگی۔ مگر جس کا یہ کام ہے اس کا وعدہ ہے کہ جب ہم اپنی تمام طاقت لگا دیں گے تو وہ مدد کریگا۔ اور خود اس کام کو درست کر دیگا۔ اس کا وعدہ ہے جب تم اپنی طرف سے پوری سعی کرو گے۔ تو باقی سوراخ جو بند نہ کر سکو گے وہ خود بند کر دیگا۔ اگر خود کام میں سستی کرو گے تو اس کی طرف سے مدد نہیں آسکتی۔ لیکن جب تم اپنی طاقت خرچ کر دو گے، تو

خدا کی غیرت

جوش میں آئیگی۔ میرے بندے کمزور ہو کر اس کام میں لگے ہیں تو میں طاقتور ہو کر کیوں نہ ان کے کام کو انجام دوں اور جب اس کی مدد آجاتی ہے تو ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتے ہیں اور کمزور طاقتور ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو قوت دے غافلوں کو ہوشیار کرے اور ہمارے دلوں کو اپنی راہ میں کھول دے کہ ہم اس راہ میں سب کچھ خرچ کرتے ہوئے تنگی اور انقباض نہ محسوس کریں تاکہ ہم اسکے فضلوں کے وارث ہوں ۔

دار الافتاء ربوہ

چند سوالات اور ان کے جواب

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل قائم مقام ناظم دار الافتاء

سوال۔ میلاد النبیؐ۔ یوم مسیح موعودؑ یوم مصلح موعود ایدہ اللہ یا رمضان میں ختم قرآن کے موقعہ پر مٹھائی چاول وغیرہ تقسیم کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں

جواب۔ ہر وہ کام جو منصوص نہ ہو اور دینی حیثیت رکھتا ہو، یعنی اس میں ثواب کا پہلو مدنظر ہو اسے رسم نہیں بنانا چاہیئے اسی طرح اس صورت میں بھی اس سے بچنا چاہیئے جبکہ اس کے رسم بن جانے کا خدشہ ہو۔ کیونکہ ایسے کاموں میں عوامی کشش جذبات میں تحریک کا باعث بن جاتی ہے، اور اسے بار بار کرنے کا خیال چٹکیاں لینے لگتا ہے اور اسی کو رسم کہتے ہیں۔ یہ بالکل سچ ہے کہ بدعت کا فروغ نیکی کے روپ میں معاشرہ پر اپنا تسلط جماتا ہے۔

سوال۔ رمضان المبارک کی تراویح میں ختم قرآن پاک کے بعد حافظ صاحب کم و بیش رکوع دو رکوع شروع سے پڑھتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے۔

جواب۔ ایسا تفاؤل کے طور پر کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ آئندہ رمضان میں پھر قرآن پاک سنانے کی توفیق دے، تاہم یہ کوئی سنت نہیں اور نہ ہی ایسا کرنے کا حکم ہے۔ اور اگر کوئی نہ کرے تو بھی حرج نہیں

سوال۔ کیا قرآن سامنے رکھ کر نماز تراویح پڑھائی جاسکتی۔ یا سامع قرآن سامنے رکھ کر حافظ کو بتا سکتا ہے۔

جواب۔ پہلی صورت تو مناسب نہیں البتہ دوسری صورت ضرورت کی بناء پر جائز ہے۔ دراصل حفظِ قرآن کی ترغیب کے لحاظ سے یہ سب صورتیں ناپسند کی گئی ہیں اور امت میں انہیں اختیار کرنے کی طرح نہیں پڑی دوسرے یہ امر آداب نماز کے بھی منافی ہے۔ اس لئے اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی جانی چاہیئے۔ اس زمانہ میں جبکہ طبائع حفظ قرآن کی طرف کم راغب ہیں۔ علی سبیل التنزل بعض علماء نے سامع کے لئے اس طریق کے جواز کی رائے دی ہے۔ تاکہ عوام قرآن پاک کے سننے سے بالکل ہی محروم نہ رہیں۔ حدیث میں آتا ہے۔

وکان ذکوان یؤم عائشۃؓ فی المصحف فی رمضان

(کشف الغمہ صفحہ ۱۶۶)

سوال۔ کیا ادعیہ ماثورہ کے علاوہ امام نماز کے اندر اپنی زبان میں بلند آواز سے دعائیں کر سکتا ہے۔

جواب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ فرض نماز میں امام اونچی آواز سے اردو میں دعا کر سکتا ہے یا نہیں؟ فرمایا اس طریق کو میری طبیعت نہیں مانتی، اس موقعہ پر مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے عرض کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتوےٰ ہے کہ اس طرح دعا کرنا جائز نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتوےٰ حسب ذیل ہے۔

"ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور امام اگر اپنی زبان میں مثلاً اردو زبان میں بآواز بلند دعا کرتا جائے اور پیچھے آمین کہتے جاویں۔ تو کیا یہ جائز ہے جبکہ حضور کی تعلیم ہے کہ اپنی زبان میں دعائیں نماز میں کیا کرو، فرمایا۔ دعا کو بآواز بلند پڑھنے کی ضرورت کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے تو فرمایا تضرعاً وخفیۃ اور دون الجھر من القول۔ عرض کیا کہ قنوت تو پڑھ لیا کرتے ہیں۔ فرمایا ہاں ادعیہ ماثورہ جو قرآن و حدیث میں آچکی ہیں وہ بے شک پڑھ لی جاویں۔ باقی دعائیں جو اپنے ذوق و حال کے مطابق ہیں وہ دل ہی میں پڑھنی چاہئیں۔ (بدر ۱۲ اگست ۱۹۰۷ء)

(الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۳۷ء)

سوال۔ کیا روزے میں ٹیکہ (انجکشن) لگوانا جائز ہے۔

جواب۔ ٹیکہ لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسے بیمار کو جس کے لئے ٹیکہ لگوانا ضروری ہو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے اور تندرست ہونے پر بعد میں اس کی قضا کرے ہاں چیچک کا ٹیکہ لگوا سکتے ہیں۔

سوال۔ فطرانہ کی رقم میں سے کچھ بچا کر آئندہ کے متفرق اخراجات کے لئے ریزرو رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ اگر فوری تقسیم سے رقم بچ جائے تو اسے مرکز میں بھجوا دینا چاہیئے۔ مرکز کی اجازت سے یہ رقم اپنے پاس بھی رکھی جاسکتی ہے۔

عقیدہ حیاتِ مسیح کے متعلق مودودی صاحب کا متذبذب رویہ

حال ہی میں مکرم حکیم عبداللطیف صاحب شاہد ۱۴۲ مین بازار گوالمنڈی لاہور نے "روح اسلام یا نعمتِ الہام" کے عنوان سے ایک کتابچہ شائع کیا ہے جو مسئلہ نبوت اور مسئلہ حیات و ممات مسیحؑ کے متعلق نہایت مفید حوالوں پر مشتمل ہے۔ قیمت فی کاپی ۲ر اور فی سینکڑہ دس روپے ہے۔

اس پمفلٹ میں عقیدہ حیاتِ مسیح کے متعلق مودودی صاحب کے متذبذب رویہ کو ظاہر کرنے کے لئے جو حوالے ان کی اپنی تفسیر القرآن اور دیگر تصنیفات ہی سے دیئے گئے ہیں وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

• ۱۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکٰفرون (مائدہ ع ۷) اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔
(تفہیم القرآن جلد اول ص ۴۷۴ مولفہ مودودی صاحب)

• ۲۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک الظٰلمون (مائدہ ع ۷) اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔ (تفہیم جلد اول ص ۴۷۴)

• ۳۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الفٰسقون (مائدہ ع ۷) اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی فاسق ہیں۔" (" ص ۴۷۵)

• ۴۔ ومن اظلم ممن ذکر بآیٰت ربہ فاعرض عنھا انا من المجرمین منتقمون (الٓمٓ سجدہ غ) اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جسے اللہ تعالیٰ کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو ان سے منہ پھیر لے۔ ایسے مجرموں سے ہم ضرور انتقام لیں گے۔

اب ہم مودودی صاحب کی تفسیر اور تحریر اور تقریر سے اس حقیقت کا قطعی اقرار اور اظہار دکھلاتے ہیں (۱) کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کی صراحت قرآن میں نہیں (۲) نیز ان کی دو ہزار سالہ زندگی کا بھی قرآن کریم میں قطعاً ذکر چھوڑ اشارہ تک قرآن میں نہیں (۳) نہ ہی دوسرے یا چوتھے آسمان سے کسی وقت نازل ہونے کا کوئی ذکر کوئی اشارہ تک قرآن میں موجود ہے۔

۱۔ پہلا اقرار۔ "قرآن نہ اس کی تصریح کرتا ہے کہ اللہ ان کو جسم و روح کے ساتھ کرۂ ارض سے اٹھا کر آسمانوں پر کہیں لے گیا"
(تفہیم القرآن جلد اول ص ۴۲۰ نوٹ ۱۹۵)

۲۔ دوسرا اقرار۔ سوال۔ حیات مسیحؑ اور رفع مسیحؑ کے بارے میں بعض لوگ الزام لگاتے ہیں کہ آپ کا اعتقاد مبہم ہے جواباً میرے اعتقاد میں کوئی ابہام نہیں میں نے صرف یہ کہا ہے کہ زندہ جسمانی طور پر اٹھائے جانے کی صراحت قرآن میں نہیں۔
(ہفت روزہ ایشیا ۲۱/۱۱/۶۲ ص ۵)

۳۔ تیسرا اقرار۔ اس مقام پر یہ بحث چھیڑنا لاحاصل ہے کہ وہ (حضرت عیسیٰؑ۔ ناقل) وفات پاچکے ہیں یا زندہ کہیں موجود ہیں۔ بالفرض اگر وہ وفات ہی پاچکے ہوں تو اللہ انہیں زندہ کرکے اٹھا لانے پر قادر ہے۔
(کتابچہ ختم نبوت ص ۵۲)

۴۔ چوتھا اقرار۔ حیاتِ مسیح اور رفع الی السماء قطعی طور پر ثابت نہیں۔ قرآن کی مختلف آیات سے یقین پیدا نہیں ہوتا۔ (تقریر مودودی صاحب اچھرہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۱ء ماخوذ از آئینہ مودودیت)

۵۔ پانچواں اقرار۔ مسیح علیہ السلام کے رفع کا مسئلہ متشابہات میں سے ہے۔ (اخبار کوثر ۲۱ فروری سنہ ۵۱ء)

اب ہم خود جناب مودودی صاحب کی تفسیر اور قرآن کریم کی آیات محکمات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وفات پاجانے۔ دنیا سے گزر جانے مُردوں میں داخل ہو جانے اور مر جانے والوں میں شامل کئے جانے کے جو چار الفاظ چھ دفعہ حضرت عیسیٰؑ کے حق میں استعمال فرمائے گئے ہیں اس کا ثبوت دیتے ہیں وہ چار الفاظ یہ ہیں:۔
۱/۲ متوفیک اور توفیتنی ۲ بار (۳/۴) قد خلت من قبلہ الرسل ۲ بار (۵) اموات غیر احیاء ایک بار (۶) یھلک المسیح ابن مریم وامہ ومن فی الارض ایک بار۔

توفی کے اکیس صیغوں کے معنی قرآن کریم سے

(۱) یعیسیٰ انی متوفیک الخ الآیہ (آل عمران ع ۶) اے عیسیٰ اب میں تجھے واپس لے لوں گا۔
(تفہیم القرآن جلد اول ص ۲۵۷)

(۲) فلما توفیتنی الخ الآیہ (مائدہ ع ۱۶) جب آپ نے مجھے واپس بلا لیا۔ ص ۵۱۶

(۳) ومنکم من یتوفی الخ (حج ع) اور تم میں سے کوئی پہلے ہی واپس بلا لیا جاتا ہے۔
(تفہیم القرآن جلد سوم ص)
ان تینوں مقامات پر توفی کے تین صیغوں کے معنے واپس لینا یا واپس بلا لینا کئے گئے ہیں۔ اور مراد وفات دینا اور قبض روح کرنا ہی ہے

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں تین بار توفی کا استعمال اونتوفینک (یونس ع ۵) یا اس سے پہلے ہی تجھے اٹھا لیں"
(تفہیم القرآن جلد دوم ص ۲۸۹)

(۵) اونتوفینک (رعد ع ۶) پہلے ہی تمہیں اٹھا لیں۔ (" ص ۴۶۵)

اونتوفینک (مومن غ) ابھی تک اس حصہ کی تفسیر نہیں چھپی۔ بہرحال ان تین مقامات میں توفی کے معنے اٹھا لینا ہے۔ اور مراد وفات دینا یا دنیا سے اٹھا لینا ہے۔

(۶) حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا میں توفنی مسلما (یوسف ع ۱۱) میرا خاتمہ اسلام پر کر (جلد دوم ص ۴۳۲) مراد وفات ہی ہے۔

(۷) عام مومنوں کے متعلق توفنا مع الابرار (آل عمران ع ۲۰) ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کر۔
(تفہیم القرآن جلد اول ص ۳۱۲)

(۸) یتوفون منکم (بقرہ ع ۳۰) تم میں سے جو لوگ مر جائیں۔ (" ص ۱۷۹)

(۹) یتوفون منکم (بقرہ ع ۳۱) تم میں سے جو لوگ وفات پاجائیں" (" ص ۱۸۳)

(۱۰) یتوفٰھن الموت (نساء ع ۳) انہیں موت آجائے (" ص ۳۲۵)

(۱۱) توفنا مسلمین (اعراف ۱۴) ہمیں دنیا سے اٹھا (" جلد ۲ ص ۷)

(۱۲) کافروں اور مومنوں کے متعلق توفٰھم الملٰئکۃ (نساء ع ۱۴) ان کی روحیں جب فرشتوں نے قبض کیں۔
(" جلد اول ص ۳۸۶)

(۱۳) یتوفٰکم بالیل (انعام ع ۷) تمہاری روحیں قبض کرتا ہے۔
(" جلد اول ص ۵۴۶)

(۱۴) توفتہ رسلنا (انعام ع ۷) فرشتے اس کی جان نکال لیتے ہیں (" ص ۵۴۷)

(۱۵) رسلنا یتوفونھم (اعراف ع ۴) فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے پہنچیں گے جلد دوم ص ۲۵

(۱۶) یتوفی الذین کفروا الملٰئکۃ (انفال ع ۸) فرشتے روحیں قبض کر رہے تھے۔ (" ص ۱۵۰)

(۱۷) اللہ الذی یتوفٰکم (یونس ع ۱۱) جس کے قبضہ میں تمہاری زندگی اور موت ہے (" ص ۳۱۵)

(۱۸) تتوفٰھم الملٰئکۃ (نحل ع ۴) ملائکہ کے ہاتھوں گرفتار ہوتے ہیں۔ (" ص ۵۳۵)

(۱۹) تتوفٰھم الملٰئکۃ (نحل رکوع ۴) جب ملائکہ قبض کرتے ہیں (" ص ۵۳۶)

(۲۰) ثم یتوفٰکم (نحل ع ۹) پھر وہ تم کو موت دیتا ہے (" ص ۵۵۳)

(۲۱) یتوفٰکم ملک الموت (الٓمٓ سجدہ ع ۱) تمہاری جان قبض کریگا موت کا فرشتہ۔

اے خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے منصف مزاج طالبانِ حق! جہاں تک مودودی صاحب کی تفسیر چھپ چکی ہے اس میں سے توفی کے تمام صیغے جو قرآنِ پاک میں آئے ہیں اور سب کے سب بابِ تفعّل سے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں متوفیک اور توفیتنی کے معنوں کو حل کرنے کے لئے پیش کر دیئے ہیں۔ کیا اب بھی مودودی صاحب کے پانچ بار اعتراف اور قرآن کریم سے اکیس شہادتوں کے بعد آپ کے دل میں کوئی شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وفات پاجانے میں باقی رہ سکتا ہے۔ قرآن کریم کی اکیس گواہیاں مودودی صاحب کے ترجمہ کے ساتھ ہم نے پیش کر دی ہیں۔ امید ہے کہ ان حوالوں کو پڑھ کر ہر مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو دوسرے ہزارہا انبیاء کرام کی طرح تسلیم کر لینے پر مجبور ہوگا۔ اور کسی طرح شک و شبہ کی گنجائش اس کے دل میں باقی نہ رہے گی۔

7

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کی حقیقت

روزنامہ "انجام" پشاور کی ۱۷ مارچ کی اشاعت میں ایک مضمون بعنوان "امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ" کسی صاحب کی طرف سے بغیر نام کے شائع ہوا۔ اس کا جواب مکرم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور کی طرف سے ایڈیٹر صاحب "انجام" کو بذریعہ رجسٹری بھجوایا گیا تاکہ وہ اسے شائع کرا کر اپنی صحافتی دیانتداری کا ثبوت دیں مگر افسوس ہے کہ اس جواب کو اخبار مذکور میں شائع نہیں کیا گیا۔ اب یہ جواب ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اسے بصورت ٹریکٹ بھی جماعت پشاور کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔

——— محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ مسجد سول کوارٹرز پشاور صدر ———

روزنامہ "انجام" پشاور کی ۱۷ مارچ کی اشاعت میں صفحہ ۳ پر "امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ" کے زیر عنوان ایک مختصر مضمون شائع ہوا ہے جس میں صاحب مضمون نے حضرت امام ابوحنیفہؒ کی طرف یہ بات منسوب کی ہے گویا انہوں نے ہر قسم کے مدعی نبوت سے علامات طلب کرنے کو کفر قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ امر بالکل مغالطہ آمیز اور خلاف واقعہ ہے حضرت امام ابوحنیفہؒ نے جس مدعی نبوت کے متعلق فتویٰ دیا ہے وہ شریعت محمدیہ کو منسوخ قرار دیتا تھا۔ چونکہ ایسا دعویٰ امت کے نزدیک حدیث لانبی بعدی کے صریح خلاف ہے۔ اس لئے علامات طلب کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ جو شخص نسخ قرآن کا واقعی امکان مانتا ہے وہ کافر ہے۔ اس لئے امام اعظمؒ کا موقف ہمارے نزدیک درست ہے۔ مگر حضرت امام ابوحنیفہؒ نے کبھی اور کسی جگہ یہ نہیں فرمایا کہ امت محمدیہ کے اندر سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کی اطاعت اور غلامی کا جؤا اپنی گردن پر رکھنے والا بھی نبی کا خطاب نہیں پا سکتا کیونکہ تمام امت کا حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے متعلق اجماعی عقیدہ ہے اور صحیح مسلم باب خروج الدجال میں بروایت نواس بن سمعان سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ کے مسیح موعود کو چار دفعہ نبی اللہ سے موسوم کیا ہے اور خود تمام مجددین اُمت اور علمائے سلف کا بھی یہی عقیدہ رہا ہے کہ امتی اور غیر شرعی نبی آ سکتا ہے۔ اور ان کے نزدیک ایسے نبی کی آمد آیت خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی کے خلاف نہیں۔ کیونکہ ان میں شرعی یعنی شریعت محمدیہ کو منسوخ کرنے والے انبیاء کے ختم ہونے کا ذکر ہے ذیل میں ہم اختصار سے صرف پانچ علماء سلف اور بزرگان امت کے اقوال درج کرتے ہیں:۔

(۱) رئیس الصوفیا حضرت شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں:۔

"رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی سے مراد یہ ہے کہ اب کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا جو میری شریعت کے مخالف شریعت پر ہو بلکہ جب کبھی کوئی نبی ہوگا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا۔"

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳)

(۲) حضرت امام محمد طاہر مصنف "مجمع البحار" فرماتے ہیں:۔

"حدیث لا نبی بعدی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے"

تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵

(۳) جلیل القدر قاری حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں:۔

"خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کا امتی نہ ہو"

(موضوعات کبیر صفحہ ۵۹)

(۴) حضرت شاہ ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انبیاء کے ختم ہونے سے مراد ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جسے اللہ تعالیٰ شریعت دے کر لوگوں کی طرف مامور کرے۔"

(تفہیمات الٰہیہ صفحہ ۵۳)

(۵) حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں:۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

طوالت کے خوف سے ہم نے صرف پانچ حوالجات پر اکتفا کیا ہے ورنہ ایسے بیسیوں حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں کہ جن سے یہ قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ بزرگان امت کے نزدیک امتی اور غیر شرعی نبی کا آنا ممکن ہے۔ اس لئے یہ ادّعا کہ اس قسم کے مدعی نبوت سے بھی اس کے دعوے کی دلیل مانگنا کفر ہے تمام علماء سلف کے مسلک کے خلاف ہے۔

اور اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ امت محمدیہ میں غیر شرعی اور امتی نبی نہیں آسکتا، تو پھر سب سے پہلے ان بزرگانِ کرام کے متعلق کفر کا فتویٰ صادر کرنا پڑے گا جنہوں نے اس قسم کی نبوت کا اجراء مانا ہے اور اسے ختم نبوت کے منافی خیال نہیں فرمایا۔

صاحبِ مضمون کا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام پر یہ الزام عائد کرنا کہ ان کے بیانات اور تحریرات میں تضاد اور اختلاف ہے۔ کیونکہ انہوں نے بعض جگہ مدعی نبوت کو کذاب اور دجال کہا ہے اور پھر خود نبی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے کم فہمی کا نتیجہ ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا موقف اس سلسلہ میں نہایت واضح اور غیر مبہم ہے آپ نے گذشتہ علماء اور بزرگانِ کرام کے مسلک کے عین مطابق اس بات کا اعلان فرمایا ہے کہ چونکہ قرآن مجید کی شریعت دائمی ہے اور سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض وبرکات کا دامن قیامت تک ممتد ہے اس لئے کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو کوئی شریعت لے کر آئے اور قرآن مجید کو منسوخ کی طرح قرار دے اور کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اطاعت میں حسب وعدہ وہ مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا ہے جسے احادیث میں "نبی اللہ" قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ تمام آپ کو محض سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کی حیثیت میں ملا ہے۔ جس کو کوئی غیر امتی حاصل نہیں کر سکتا حضور کے اس واضح اور بالکل غیر مبہم مسلک کی تائید مندرجہ ذیل حوالہ سے ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بغیر محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۳)

حضور کے نبوت سے انکار اور نیز اثبات کے متعلق بظاہر جس اختلاف کا ذکر صاحب مضمون نے کیا ہے۔ اس کی وضاحت خود حضور کے مندرجہ ذیل حوالہ سے ہو جاتی ہے

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانیوالا نہیں ہوں۔ اور نہ ہی مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اُس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۸)

حضور علیہ السلام کے مندرجہ بالا حوالجات سے اس بظاہر اختلاف کا پردہ بالکل چاک ہو جاتا ہے۔ جس کو صاحب مضمون نے جماعت احمدیہ کے مسلک کی طرف منسوب کیا ہے کیونکہ انکار محض شرعی نبوت کا ہے جس کو بالاتفاق تمام امت محمدیہ کے علماء اور بزرگ بھی ختم سمجھتے ہیں اور جیسا کہ صاحب مضمون نے تحریر کیا ہے اسی قسم کے مدعی نبوت کو حضور نے بھی کذاب اور دجال کہا ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے بھی ایسے ہی مدعیٔ نبوت سے علامات طلب کرنے کو کفر قرار دیا ہے۔ اور اثبات ایسی نبوت کا ہے جو کہ حضرت سرور کونین خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور متابعت سے حاصل ہو اور ایسی نبوت کا دروازہ سب علماء سلف امت محمدیہ میں جاری و ساری مانتے چلے آئے ہیں۔ اگر اس انکار و اثبات کے نتیجہ میں تمام علماء سلف اور بزرگان اُمت پر اختلاف کا الزام عائد نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ ختم نبوت کے منکر قرار پا سکتے ہیں۔ تو یقیناً جماعت احمدیہ بھی اس الزام سے بری ہے۔

درخواست دعا

بندہ کی ہمشیرہ ڈاکٹر صغرا ڈار ایم بی بی ایس ایک سال کیلئے U.K. کو مزید کورس کیلئے روانہ ہو رہی ہیں۔ احباب سے کامیابی سفر اور کامیابی امتحان کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ڈاکٹر ظفر احمد ڈار مشرقی افریقہ)

چند سوالات اور ان کے جوابات

(مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری)

نوٹ:۔ ایک غیر احمدی دوست کی طرف سے بھجوائے گئے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں۔

سوال نمبر ۱:۔ قرآن مجید سے ثبوت پیش کیا جائے کہ حضرت امام مہدیؑ کس زمانہ میں نزول فرمائیں گے۔ کیسے حالات ہوں گے اور ان کی کیا علامات ہوں گی؟

جواب:۔ گو امام مہدیؑ کا قرآن مجید میں امام مہدیؑ کے نام سے ذکر نہیں تاہم اس کی آمد کے متعلق سورۂ جمعہ میں آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے بیان میں پیشگوئی موجود ہے جس کی تفسیر میں آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے ایک فارسی الاصل آدمی اسے واپس لے آئے گا۔ حدیثوں میں اس بارہ میں مزید وضاحت بھی موجود ہے مگر امام مہدیؑ کے متعلق حدیثوں میں بہت اختلاف ہے اور امام بخاری اور امام مسلم نے اس لئے یہ مختلف حدیثیں چھوڑ کر صرف نزول عیسیٰؑ کی پیشگوئی درج کی ہے اور اسے امت میں سے امت کا امام قرار دیا ہے چنانچہ بخاری شریف میں ہے کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم اور صحیح مسلم میں ہے۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم فامّکم منکم کہ تم کیسے ہو گے کہ جب تم میں ابن مریم تم میں نازل ہو گا اور وہ تم میں سے تمہارا امام ہو گا۔ مسند احمد بن حنبل کی ایک حدیث میں اس نازل ہونے والے ابن مریم کو اماماً مھدیاً حکماً عدلاً یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر وغیرہ علامات کا مصداق قرار دیا گیا ہے۔ پس امام مہدی اور مسیح موعود دراصل ایک ہی شخص ہے۔ جسے دو نام اس کے دو کاموں کے لحاظ سے دئے گئے ہیں۔ عیسائیوں کی اصلاح کے لحاظ سے مجازاً اس کا نام ابن مریم رکھا گیا ہے۔ یا عیسیٰ رکھا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کی اصلاح کے لحاظ سے اس کا نام امام مہدی رکھا گیا ہے اور اس نام میں بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود خدا سے ہدایت یافتہ ہو گا۔ اور اس کی ہمکلامی سے مشرف ہو گا۔

اس حدیث میں یکسر الصّلیب کے الفاظ میں صاف طور پر اس کے زمانۂ نزول کی تعیین کر دی گئی ہے کہ وہ صلیبی غلبہ یعنی عیسائیوں کے عروج اور دنیا پر تسلط پانے کے زمانہ میں آئے گا۔ تیرھویں صدی کے آخر تک ہندوستان پر بھی عیسائیوں کا پورا تسلط ہو چکا تھا چونکہ مجدّد دین والی حدیث سے ظاہر ہے کہ مجدّد صدی کے سر پر آیا کرے گا۔ اور امام مہدی بھی چونکہ مجدّد دین ہے اس لئے بزرگان دین نے بھی یہ تصریح کی ہے کہ امام مہدی کا ظہور چودھویں صدی کے سر پر ہو گا چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کو کشفاً اس کا نام چراغ دین بتایا گیا جس سے ابجد کے لحاظ سے بارہ سو اڑسٹھ ۱۲۶۸ھ کے بعد مہدی کا ظہور مقدر قرار دیا گیا ہے۔ ایک مشہور حدیث الآیات بعد المأتین میں علماء نے یہ اشارہ سمجھا ہے کہ بارھویں صدی کے بعد مہدیؑ کے نشانات شروع ہوں گے۔ دار قطنی کی ایک روایت میں امام مہدی کے زمانہ میں رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج کو گرہن لگنا بیان ہوا ہے۔ یہ علامت ۱۳۱۱ھ میں حدیث کی مقررہ تاریخوں پر ظاہر ہو چکی ہے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اس نشان کو اپنی سچائی کے سلسلے میں لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ علاوہ ازیں دُمدار ستارے کا نکلنا اور مشرق سے ایک آگ کا نکلنا اور دابۃ الارض کا خروج اور دجال اور یاجوج ماجوج کا خروج بھی مہدی اور مسیح کے زمانہ کی علامات قرار دی گئی ہیں۔ جو پوری ہو چکی ہیں۔ دابۃ الارض سے مراد طاعون کا ظہور تھا۔ دجال کے خروج سے مراد عیسائی پادریوں کا اسلام کے خلاف خروج تھا اور یاجوج ماجوج سے مراد روس اور یورپ کی قومیں تھیں۔ جو دنیا کے اکثر حصہ پر غلبہ رکھتی ہیں۔

سوال نمبر ۲:۔ جب مسیح اور مہدی ظاہر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے قانون کے نفاذ کے متعلق ان کا ردعمل کیا ہو گا؟

جواب:۔ آپ کا یہ سوال واضح نہیں۔ قرآن شریف سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی خدا کا کوئی مامور ظاہر ہوا تو لوگوں نے اس کا مذاق اڑایا چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے۔ یٰحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون کہ لوگوں پر افسوس ہے کوئی رسول ان کے پاس نہیں آیا مگر وہ اس کی باتوں پر ہنسی اڑاتے رہے قرآن شریف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایسے موقعہ پر قوموں پر ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے خدا کی طرف سے عذاب الٰہی نازل ہوتا رہا ہے۔ یہ ردِ عمل امام مہدی کے زمانہ میں طاعون اور زلزال اور جنگوں کی صورت میں ظاہر ہوا۔

سوال نمبر ۳:۔ چودھویں صدی میں ان کے ظاہر ہونے کا ثبوت دیا جائے اور اس دنیا سے واپس جانے کے بعد مذہب اسلام کا وقار اور عزت اور ایمان کا کیا ہو گا؟

جواب:۔ چودھویں صدی میں ظہور کا ثبوت پہلے سوال کے جواب میں مذکور ہو چکا ہے۔ اب آپ کے بعد ساری دنیا میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہو رہی ہے۔ اور بموجب سنت اللہ قرون ثلاثہ میں اسلام تمام دنیا میں غالب آ جائے گا۔ اور حدیث کی یہ پیشگوئی لیھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام تین صدیوں میں انشاء اللہ اس طرح پوری ہو جائے گی۔ کہ اسلام کے مقابلہ میں تمام مذاہب قریباً نیست و نابود ہو جائیں گے خدا کے فضل سے جس سلسلہ کی بنیاد حضرت امام مہدی کے ہاتھوں سے رکھی گئی ہے اس کے ذریعہ قریباً اب ساری دنیا میں تبلیغ اسلام ہو رہا ہے اور لوگ اسلام کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ یورپ کے خیالات اب توحید کی طرف آ رہے ہیں۔ عیسیٰؑ کی خدائی سے لوگوں کا ایمان اٹھ رہا ہے اور روس تو مذہب کو ہی چھوڑ چکا ہے اب اس کے دل پر اسلام کا نیا نقش بٹھانا ہے جب پھر روس میں تبلیغ کی آزادی ہو گی وہ اسلام کی طرف رجوع کرے گا۔ اور کوئی مذہب سوائے اسلام کے اُسے تسلّی نہیں دے سکے گا۔ اور وہ اسلام کے اس تصور سے ہی تسلّی

پا سکے گا جو حضرت امام مہدیؑ نے پیش کیا ہے۔

کراچی میں یوم مسیح موعود کی تقریب پر کامیاب جلسہ

جماعت احمدیہ کراچی نے مورخہ ۲۳ر مارچ کو ہی یوم مسیح موعود علیہ السلام اور یوم پاکستان بڑے اہتمام سے منایا۔ غیر از جماعت معززین کے لئے دعوتی کارڈ چھپوا کر تقسیم کئے گئے۔

صدارت کے فرائض مکرم مولوی عبد الحمید صاحب سیکرٹری تالیف تصنیف نے سرانجام دئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو مکرم حافظ عزیز احمد صاحب نے کی ۔ اس کے بعد مکرم نسیم احمد صاحب نے کلام محمود میں سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے اس کی غرض و غایت بیان کی تعارف کے بعد مکرم مولوی عبد الباسط صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعودؑ اور ضرورت زمانہ" کے موضوع پر عالمانہ تقریر فرمائی آپ کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ نے سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق چند ایمان افروز واقعات بیان فرمائے

بعد ازاں مکرم احسان الحق صاحب نے درثمین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کے چند اشعار سنائے۔ نظم کے بعد مکرم مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ ملایا نے حضرت مسیح موعود اور تجدید دین کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے دوران تقریر اپنے زمانہ تبلیغ ممالک بیرون کے چند ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ جو حاضرین کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئے۔ صدر صاحب نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا۔

آخر میں خاکسار نے صاحب صدر۔ مقررین۔ حاضرین جلسہ جماعت وغیر از جماعت احباب کا شکریہ ادا کیا اور بعد ازاں دعا ہوئی اور جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ میں احباب جماعت کافی تعداد میں موجود تھے۔ احمدیہ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ احباب جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت دوست بھی شریک جلسہ تھے

اسی دن یوم پاکستان کی خوشی میں نماز فجر کے وقت تمام احمدی مساجد میں استحکام پاکستان کے لئے دعائیں مانگی گئیں اور شام کو احمدیہ ہال میں چراغاں کیا گیا۔

(سید سخاوت شاہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی)

احمد نگر میں ایک تربیتی تقریر

مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے مورخہ ۲۴/۳ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ احمد نگر میں سلائیڈز کے ذریعہ تصاویر پیش کر کے ایک اہم تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ قرآن کریم نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صفت "سراج منیر" بھی بیان فرمائی ہے۔ لہذا اس کی روشنی میں ضروری ہے کہ امت محمدیہ تا ابد حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہدایت کی روشنی حاصل کرتی رہے۔ چنانچہ اس کے بموجب حضرت مسیح موعود علیہ السلام عین وقت پر تشریف لائے پھر مکرم اسلم صاحب نے ڈاکٹر ڈوئی۔ پنڈت لیکھرام اور دیگر مخالفین اسلام کی تصاویر دکھا کر مخالفت کی تند و تیز آندھیوں میں جماعت احمدیہ کی ترقی کو بڑے عمدہ پیرایہ میں بیان فرمایا آپ نے دنیا کے مختلف گوشوں میں جماعت احمدیہ میں داخل ہو لیوالے دوستوں اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ تعمیر ہونے والی مساجد اور مشن ہاؤسز کی تصاویر دکھا کر اپنی تقریر کو عملی رنگ میں ثابت کیا۔ خاص طور پر آپ نے افریقہ میں جماعت کی نمایاں ترقی پر وہاں کے عیسائیوں کے اضطراب کا نقشہ کھینچا۔ مکرم اسلم صاحب کی یہ تقریر بہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیاب رہی۔ جہاں احمدیوں کو اپنے ایمانوں میں جلا پیدا کرنے کا موقعہ ملا وہاں غیر از جماعت لوگوں کے لئے جو کافی تعداد میں موجود تھے بہت مفید رہی۔

(نائب صدر جماعت احمدیہ احمد نگر)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ جماعت احمدیہ کرونڈی کے آٹھ افراد قتل کے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں (جن میں میرے تین بھائی شریف احمد۔ بشیر احمد اور بشارت احمد بھی شامل ہیں) جملہ احباب جماعت احمدیہ اور درویشان قادیان دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل کے تحت جماعت احمدیہ کرونڈی خیرپور سندھ کے مخلص نوجوانوں کو باعزت طور پر بری کرے۔ (فضل کریم قمر۔ ٹیچر گورنمنٹ پرائمری سکول تیروکی۔ ضلع شیخوپورہ)

۲۔ خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ اور عموماً بیمار رہتا ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ سب پریشانیاں دور فرما دے۔ اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے۔

خاکسار مدد علی
از گوجرانوالہ

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے بھارتی فوج کو وسیع پیمانہ پر اسلحہ کی فراہمی کے بعد شمال مشرقی سرحدی ایجنسی (نیفا) کے علاقہ میں چینی اور بھارتی فوج نے زبردست نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔ برفباری کا موسم ختم ہو رہا ہے چنانچہ سرحد پر متعین چینی فوج کو مزید ایک ڈویژن فوج کی کمک بھیج دی گئی ہے۔ دریں اثنا آسام کے وزیر اعظم مسٹر بی پی چلیہا نے کہا ہے کہ نیفا میں چین نے پھر پیش قدمی شروع کر دی ہے اور اس سے صورت حال مخدوش ہو گئی ہے۔ انہوں نے شیلانگ میں کانگرس اسمبلی پارٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ توانگ کے علاقے میں چینی فوج تسونا کے قصبے میں پیش قدمی کر کے لملا پہنچ گئی ہے۔

● نئی دہلی یکم اپریل۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بھارت نے چین کے حملہ کے خطرے کے پیش نظر فوجی تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ بھارتی فوج کے اعلیٰ افسروں کا دعوےٰ ہے کہ بھارت کی فوج اب پہلے کے مقابلہ میں کہیں زیادہ تیار ہے۔ محاذ پر متعین فوج کو ضروری اسلحہ اور گولہ بارود مہیا کر دیا گیا ہے فوج کو جوانوں کی تربیت دے کر لڑنے کے قابل بنا دیا گیا ہے اور اب وہ ہمالیہ کی سردی کے بھی عادی ہو گئے ہیں۔

● حیدر آباد یکم اپریل۔ وزیر تعمیرات در محمد استو نے کہا ہے کہ طلبا کو ملک کی قیادت سنبھالنے کے لئے اپنی تعلیم کی طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔ گورنمنٹ کالج حیدر آباد کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے توقع ظاہر کی کہ پہلے سال اس سکول کے طلباء نے امتحانات میں جو غیر معمولی کامیابی حاصل کی تھی وہ اس سال بھی اُسے برقرار رکھیں گے۔ کالج کے پرنسپل نے وزیر مواصلات کو بتایا کہ اگلے تعلیمی سال سے اس انٹرمیڈیٹ کالج کو ڈگری کالج میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

● نیویارک۔ یکم اپریل۔ نیویارک کے اخبارات کی تین ماہ پرانی ہڑتال ختم ہونے کے آثار نظر آتے ہیں۔ نیویارک کے میئر اور ہڑتالی عملہ کی بات چیت کے بعد دس سے نو یونینوں نے بعض شرائط پر ہڑتال کے خاتمہ کا اعلان کیا تھا۔

● سرگودھا۔ یکم اپریل۔ سرگودھا کے ڈپٹی کمشنر نے جو سول ڈیفنس کے کنٹرولر بھی ہیں اعلان کیا ہے کہ ۱۳ اور ۱۴ اپریل کو ضلع کے مختلف مقامات پر بلیک آؤٹ کی مشق کی جائے گی سات بجے رات سے ساڑھے گیارہ بجے رات تک سرگودھا شہر اور چھاؤنی کے علاقہ میں بلیک آؤٹ ہوگا۔ اس کے علاوہ انہی اوقات پر ربوہ، چنیوٹ، اسلانوالی، خوشاب، بھلوال اور شاہ پور میں بھی بلیک آؤٹ کی مشق کی جائے گی۔

● کراچی یکم اپریل۔ ایرانی سفیر جناب جعفر کیفائی نے کہا ہے کہ پاکستان اور ایران کے دوستانہ اور برادرانہ تعلقات وقت کے ساتھ ساتھ اور زیادہ مضبوط ہوتے جائیں گے۔ موصوف یہاں حیدری گروپ کے سکاؤٹوں کی ایک استقبالیہ دعوت میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان اور ایران کے عوام دینی اور ثقافتی لحاظ سے ایک دوسرے سے اتنے قریب ہیں جتنے دو بھائی ہوتے ہیں آپ نے پاکستان کی ترقی کو سراہتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں ترقی کی رفتار بڑی تیز ہے۔

● ہانگ کانگ۔ یکم اپریل۔ تبت میں آئندہ عام انتخابات بالغ رائے دہی کی بنیاد پر کرائے جائیں گے اور ان میں عورتیں بھی حصہ لے سکیں گی۔ انتخابات کے بارے میں چینی حکومت نے جو قوانین وضع کئے ہیں۔ ان کے مطابق تبت کا ہر شخص قومیت، تعلیم اور معیار زندگی کی تمیز کے بغیر انتخابات میں حصہ لے سکے گا۔

● کراچی۔ یکم اپریل۔ کراچی میں ہر سال گیارہ ہزار نئی قبریں کھودی جاتی ہیں جس کی وجہ سے شہر کے ۷۵ قبرستانوں میں نئی قبروں کے لئے جگہ فراہم کرنا ایک بہت بڑا مسئلہ بن گیا ہے۔ ان میں سے کئی قبرستان تو جگہ نہ ہونے کے باعث پہلے ہی بند کر دئے گئے ہیں۔ اور باقیوں میں بھی بڑی مشکل سے نئی قبروں کی گنجائش پیدا کی جاتی ہے۔ پاکستان ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی میں بھی یہ مسئلہ سنگین صورت اختیار کر گیا ہے کراچی کا سب سے پرانا اور بڑا قبرستان میوہ شاہ کا قبرستان ہے۔ جو دس ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے۔

● وینتیان۔ یکم اپریل۔ لاؤس کے شاہ سوانگ وتھانہ کل بھارت کے سرکاری دورے سے واپس آ گئے۔ دارالحکومت کو واپسی پر شاہ کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔

● ہوانا۔ یکم اپریل۔ کیوبا کے وزیر اعظم فیڈل کاسترو نے کہا ہے کہ سرکاری فوج نے ساٹھ فیصد باغیوں کا صفایا کر دیا ہے اور حکومت جوابی انقلاب کی کوشش کے آخری آثار تک مٹانے کا تہیہ کر چکی ہے۔

● دمشق۔ یکم اپریل۔ شام کی انقلابی کونسل کے صدر جنرل لوائے العطاشی نے اعلان کیا ہے کہ جو لوگ متحدہ عرب جمہوریہ سے شام کی علیحدگی کے ذمہ دار ہیں۔ ان پر انقلابی عدالتوں میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ یاد رہے کہ ۱۹۶۱ء کے فوجی انقلاب کے بعد شام متحدہ عرب جمہوریہ سے الگ ہو گیا تھا۔ جنرل العطاشی نے ٹیلی ویژن پر تقریر کے دوران کہا کہ عدالتیں عرب اتحاد اور انقلاب کے دشمنوں کو سخت سزائیں دیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ متحدہ عرب جمہوریہ، شام اور عراق اپنی یونین بنانے پر متفق ہو چکے ہیں اور یہ یونین عرب اتحاد کے مرکز کا کام دے گا۔

● یکم اپریل۔ مشرقی پاکستان میں تپ دق نے نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ ایک سروے کے مطابق ہر سال اس صوبے میں تپ دق سے ۹ ہزار افراد ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور پانچ لاکھ افراد اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ سروے رپورٹ میں جو سیکرٹری تپ دق ایسوسی ایشن نے شائع کی ہے کہا گیا ہے کہ ڈھاکہ کے صنعتی علاقوں میں ۲۵ فیصد لوگ تپ دق میں مبتلا ہیں۔

● واشنگٹن۔ یکم اپریل۔ روس نے اس تجویز کا اعادہ کیا ہے کہ مغربی برلن کو اقوام متحدہ کی تحویل میں دے دیا جائے۔ سیاسی حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ مغربی ممالک یہ تجویز قبول نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس طرح روس پورے برلن پر قبضہ جما لے گا۔

● یکم اپریل برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر لیفٹیننٹ جنرل یوسف نے متعدد پاکستانیوں کو صدر کی طرف سے اعزازات اور تمغے دئے جائیں۔ پچھلے دنوں ایک تقریب پاکستان ہائی کمیشن میں منعقد ہوئی جو حسب معمول مختصر لیکن باوقار تھی۔ ان اعزازات کا یوم پاکستان پر اعلان کیا گیا تھا ہائی کمیشن کے تعلیمی مشیر جناب ایس جی خالق کو ستارہ قائد اعظم عطا کیا گیا۔ انہیں یہ اعزاز برطانیہ میں مقیم پاکستانی طلباء کے لئے نمایاں خدمات پر دیا گیا ہے۔ لیبر اتاشی جناب ایس پی صوفی کو تمغہ قائد اعظم عطا کیا گیا۔ جناب ایم اے حمید کو تمغہ خدمت دیا گیا۔

● نئی دہلی یکم اپریل۔ اتر پردیش سے بھارتی لوک سبھا کے ریپبلکن ممبر جناب مظفر حسین نے شکایت کی ہے کہ مسلمان اقلیت کے ساتھ منصفانہ سلوک نہیں کیا جا رہا ہے وزیر خارجہ کے مطالبات زر پر بحث کے دوران انہوں نے کہا کہ ملازمتوں کے سلسلہ میں مسلمانوں کی حق تلفی کی جا رہی ہے اور ملک میں متعدد ایسے فسادات ہوئے ہیں جن میں مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بننا پڑا ہے۔ جناب مظفر حسین نے الزام لگایا کہ انتظامیہ مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت میں بری طرح ناکام رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں اس بات کی پرزور حمایت کرتا ہوں کہ جو لوگ جائز کاغذات کے بغیر بھارت میں داخل ہوں ان کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیئے۔ لیکن جو لوگ کبھی پاکستان نہیں گئے انہیں ملک چھوڑنے پر مجبور نہیں کرنا چاہیئے۔

● لندن یکم اپریل۔ برٹش کونسل کے زیر اہتمام لیڈز کے تین ڈاکٹر ترکی کا دورہ کریں گے۔ ان کے دورے کا مقصد ترکی کے سرجنوں اور ڈاکٹروں کو دل پر عمل جراحی کے بارے میں جدید ترین تکنیک سے آگاہ کرنا ہے۔

● لنڈن یکم اپریل۔ گذشتہ روز ایک سو دس مسافروں کو لے جانے والا طیارہ انتہائی خوفناک حادثہ کا شکار ہو گیا لیکن ہوا باز نے اپنی ہوشمندی سے کام لیتے ہوئے تمام جانیں صحیح سلامت بچا لیں اور طیارے کو بھی بحفاظت واپس لندن کے ہوائی اڈے پر اتارا گیا۔ یہ طیارہ لندن سے نیویارک کے لئے روانہ ہوا۔ جب وہ فضا پر پہنچا تو اچانک آسمانی بجلی گری جس نے طیارے کے ڈھانچہ میں سوراخ کر دیا۔ ہوا باز نے فوری طور پر ٹینکی میں موجود دس ہزار گیلن پٹرول کو فضا میں گرا دیا تاکہ اگر اتارتے وقت طیارہ زمین سے ٹکرا بھی جائے تو اسے آگ نہ لگے۔ اس کے بعد طیارے کو ہوائی اڈہ سے تھوڑی دور ہی کیا گیا واپس موڑ دیا اور آہستہ آہستہ اسے رن وے پر اتار دیا۔

● لندن یکم اپریل۔ گذشتہ روز برطانوی حکومت نے روس سے کہا ہے کہ اسے روسی ادارہ سیاحت پر جو مغربی برلن کے برطانوی علاقے میں واقع ہے ۵ مارچ کو بمباری کے بارے میں افسوس ہے۔ برطانوی حکومت نے یہ بیان روس کے احتجاجی مراسلے کے جواب میں جاری کیا ہے اور اسے دفتر خارجہ نے بیک وقت لندن اور ماسکو سے شائع کر دیا ہے۔ برطانوی مراسلے میں کہا گیا ہے کہ متعلقہ حکام، مغربی برلن میں اس واقعہ کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی برطانوی جواب میں حکومت روس کا یہ الزام مسترد کر دیا گیا ہے کہ مذکورہ حملہ مغربی برلن کے حکام کے اکسانے پر کیا گیا ہے۔

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"احباب سلسلہ اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں۔ ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں جلسہ

ربوہ ۲ اپریل۔ آجکل (۲۹ مارچ تا ۴ اپریل) ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں کل مورخہ ۳ اپریل ۱۹۶۳ء بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوگا جس میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ادا فرمائیں گے۔ جملہ خدام اور دیگر احباب شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔ (قائد مقام مہتمم مقامی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴